International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:510 - 523

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

توہین قرآن کے اسباب ووجوہات اور صورتیں: نصوص شریعہ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Research Study: Causes, Reasons, and Forms of Quran Desecration: An Analytical Review in Light of Sharia Texts

Riaz Ahmed
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore
Hafiz Abdul Wahab
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore

Abstract

The desecration of the Quran is a deeply troubling phenomenon that elicits strong reactions from Muslim communities worldwide. This study aims to explore the underlying causes, reasons, and various forms of Quran desecration through an analytical review of Sharia texts. The research delves into historical and contemporary instances of Quran desecration, examining the motivations behind such actions, which range from political and ideological provocations to acts of sheer ignorance and misguidance. Through the lens of Sharia, the study categorizes the forms of desecration into deliberate acts of disrespect, inadvertent mishandling, and instances arising from a lack of understanding of the Quran's sanctity. By analyzing various jurisprudential opinions, the research highlights how Islamic scholars have historically addressed the issue, emphasizing the severe consequences of such actions in Islamic law. Furthermore, the study discusses the role of social, political, and cultural factors in exacerbating instances of Quran desecration. The research underscores the importance of educational initiatives aimed at fostering a deeper understanding of the Quran's sanctity among Muslims and non-Muslims alike. It also advocates for a proactive approach in addressing the root causes of Quran desecration through dialogue, education, and legal measures in accordance with Sharia. The findings suggest that a comprehensive understanding and respectful handling of the Quran can significantly reduce incidents of desecration. The study concludes with recommendations for policymakers, educators, and religious leaders to work collaboratively in promoting the reverence of the Quran and preventing its desecration in all forms.

Keywords: Quran Desecration, Sharia, Islamic Law, Sanctity, Religious Education.

CC BY

تعارف موضوع

قرآن پاک کی توہین ایک سنگین مسئلہ ہے جو دنیا بھر کے مسلمان معاشروں میں شدید رد عمل کا باعث بنتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد قرآن پاک کی توہین کے اسباب، وجوہات اور مختلف صورتوں کا شرعی نصوص کی روشنی میں تجزیاتی جائزہ پیش کرنا ہے۔ تحقیق میں تاریخی اور عصری واقعات کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں قرآن پاک کی توہین کے پیچھے کارفرما عوامل کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے، جو سیاسی اور نظریاتی محرکات سے لے کر جہالت اور گمراہی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ شرعی نقطہ نظر سے، اس تحقیق میں قرآن پاک کی توہین کی مختلف صورتوں کو جان بوجھ کر بے حرمتی، غیر ارادی بدسلوکی اور قرآن کی تقدس سے لاعلمی کے واقعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مختلف فقہی آراء کا تجزیہ کرتے ہوئے، یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ اسلامی علماء نے اس مسئلہ کو کس طرح تاریخی طور پر حل کیا ہے اور اسلامی قانون میں اس کے شدید نتائج پر زور دیا ہے۔ اس کے علاوہ، تحقیق میں سماجی، سیاسی اور ثقافتی عوامل کے کردار پر بھی بحث کی گئی ہے جو قرآن کی توہین کے واقعات کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے درمیان قرآن کے تقدس کی گہری سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اقدامات کی اہمیت پر زور دیا جائے۔

توہین کی تعریف

لفظ"توہین"عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ (وھن) ہے جو باب "ضرب یضرب" سے ہے اور اس کے معنی جسمانی یا اخلاقی لحاظ سے کمزور ہونا ہے۔[1]

وهن: الوَهْنُ الضَّعْفُ في العمل وفي الأشياء. وكذلك في العظم ونحوه، وقد وَهَنَ العَظْم يَهِنُ وَهْنا وأَوْهَنَه يُوهِنُه، ورجل واهن في الأمروالعمل، ومؤهون في العظم والبدن-[2]

وہن کے معنی عمل یا کسی چیز میں کمزوری کے ہیں۔ اسی طرح ہڈی یا ہڈی کی طرح کسی اور چیز میں کمزوری کا نام بھی "وہن" ہے۔ اس طرح اگر کوئی آدمی کسی کام یا عمل میں کمزوری دکھادے تو اس کو "واھن" کہا جاتا ہے۔

اگر بدن یا ہڈی کمزور ہو تو اس کو "موهون في العظم والبدن" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

والوهن ساعة تمضي من الليل والوَهْنانة: التي فيها فتورعند القيام.والواهن : عرق .... ربما وجعه صاحبه .[3]

اسی طرح وھن رات کے کسی حصے کو بھی کہتے ہیں۔ ایسی عورت جس کو کھڑا ہونے میں مشکل ہو یعنی سیدھیطرح کھڑا نہ ہو سکے اس کو "وھنانہ" کہا جاتا ہے۔ "الواھن" کے نام کی ایک رگ بھی انسانی جسم میں موجود ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے آدمی کبھی کبھی درد محسوس کرتا ہے۔

توہین کے کے لئے انگریزی میں (blashphemy) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مختلف انگریزی لغات میں اس لفظ کے مختلف معانی درج ہیں۔ بائبل کے انگریزی ورژن کنگ جمزور ژن کو ایک استنادی حیثیت حاصل ہے۔ اس بائبل میں (Blasphemy) اور اسی طرح دوسرے الفاظ بہت زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔ عہد نامہ قدیم میں شامل انتالیس میں سے آٹھ کتابوں میں تقریباً اٹھارہ بار لفظ "بلاس فیمی" یا اس کے مرادفات دوسرے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جب کہ عہد نامہ جدید میں ستائیس کتابیں شامل ہیں۔ ان ستائیس کتابوں میں سے بارہ کتابوں میں تقریباً پینتیس بار ایسے الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ گویا انگریزی لغت کا یہ لفظ عیسائیوں کے ہاں ایک مانوس لفظ ہے۔

لفظ بلاس فیمی کا اردو ترجمہ اگر عیسائی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بلاس فیمی اور مرادفات بلاس فیمی کے معانی ذیل میں واضح کئے گئے ہیں۔

1: بلاس فیم: (Blaspheme) کفر کہنا

2: بلاس فیمر (Blasphemer)۔ کافر، کفر بکنے والا

3: بلاس فیموس (Blasphemous)۔ کافرانہ

4: بلاس فیملی (Blasphemusly)۔ کافرانہ طور پر

5: بلاس نیمی (Bisphemy)۔ کفر، ندمت دین۔[4]

یہی لغت پہلے 1976ء میں بھی چھپ چکی تھی لیکن نئے ایڈیشن میں پہلے لفظ میں، گستاخی کرنا دوسرے لفظ میں "گستاخ اور تیسرے لفظ میں "گستاخی دین" کے الفاظ کا اضافہ کیا گیا۔ جب کہ یہی الفاظ قومی انگریزی اردو لغت میں مختلف معانی کے ساتھ درج ہیں۔

پاکستان کی "قومی انگریزی لغت کے مطابق: لفظ "بلاس فیم" کے مصداق کلمہ کفر کہنا، خدا یا مقدس چیزوں کے لئے بے ادبی کے الفاظ استعمال کرنا، عام طور پر برائی کرنا، کلمہ کفر بکنا، مذمت کرنا، بے حرمتی کرنا، جھٹلانا، تکذیب کرنا، منہ سے ناپاک الفاظ نکالنا، گستاخی سے بولنا، نازیبا الفاظ بولنا، ہوگا۔ اسی طرح لفظ "بلاس فیمر" سے مراد کفر بکنے والا، ملحد، بے دین، بے ادب ہوگا۔[5]

بلاس فیموس کے معانی کفریہ، گستاخانہ، ملحدانہ، بے ادبانہ، کفر یا بے حرمتی کے کلمات ہوں گے۔ جب کہ لفظ کلمہ کفر، کفر کا ارتکاب، خدائی طاقتوں کا دعوی یا دین کی مذمت کرنا لفظ "بلاس فیمی "کا مفہوم قرآن میں نو جگہوں پر لفظ (وھن) استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اس کا معنی کمزوری ہی استعمال ہوا ہے، یہ نو مقامات درجہ ذیل ہیں:

1. ﴿وَلَا تَهِنُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَنتُمُ ٱلۡأَعۡلَوۡنَ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ﴾[6]

ترجمہ: اور تم کمزور نہ ہو اور نہ ہی غمگیں رہو، آپ لوگ ہی غالب رہو گے اگر آپ لوگ اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہوں۔

2. ﴿ فَمَا وَهَنُواْ لِمَآ أَصَابَهُمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا ٱسۡتَكَانُواْۗ ﴾ [7]

ترجمہ: پس اللہ کی راہ میں ان کو جو تکلیف پہنچی اس سے وہ نہ تو وہ کمزور ہوئے اور نہ ہی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

3. ﴿وَلَا تَهِنُواْ فِي ٱبۡتِغَآءِ ٱلۡقَوۡمِۖ ﴾ [8]

ترجمہ: اور کسی قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔

4. ﴿ذَٰلِكُمۡ وَأَنَّ ٱللَّهَ مُوهِنُ كَيۡدِ ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴾ [9]

ترجمہ: اور بے شک اللہ تعالیٰ کفاروں کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔

5. ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ ٱلۡعَظۡمُ مِنِّي وَٱشۡتَعَلَ ٱلرَّأۡسُ شَيۡبٗا وَلَمۡ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيّٗا ﴾ [10]

ترجمہ: اس نے کہا کہ اے میرے رب! بے شک میرے ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔

6. ﴿ وَإِنَّ أَوۡهَنَ ٱلۡبُيُوتِ لَبَيۡتُ ٱلۡعَنكَبُوتِۚ ﴾ [11]

ترجمہ: اور بے شک سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔

7. ﴿ وَهۡنًا عَلَىٰ وَهۡنٖ ﴾ [12]

ترجمہ: کمزوری کے اوپر کمزوری۔

8. ﴿ وَمَن يُهِنِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكۡرِمٍۚ ﴾ [13]

ترجمہ: اور جس کو بے عزت کرے تو کوئی اس کو عزت مند کرنے والا نہیں۔

9. ﴿ فَلَا تَهِنُوا وَتَدۡعُوا إِلَى السَّلۡمِ ﴾[14]

ترجمہ: پس کمزور نہ بنو کہ (کمزوری کی وجہ سے) صلح کے لئے پکارو۔

قرآن کی تعریف

قرآن کی لغوی تعریف

قرآنِ مجید لغوی اِعتبار سے اسم ہے۔ فعل و حرف نہیں پھر اس کے اِسم ہونے کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہیں۔

علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ لفظ قرآن اسم جامد و غیر مہموز (بغیر ہمزہ کے) ہے اور اسی اعتبار کو سامنے رکھ کر ابن کثیر مکی نے اس کو قُرَان پڑھا ہے چنانچہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب کا نام تورات ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب کا نام انجیل ہے اسی طرح جو کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی اس کا نام قرآن مجید ہے۔

ان علماء میں سے اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، جو کہ قرآن کو اِسم جامد تصور کرتے ہیں۔

علماء کی دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ قرآن یہ اسم جامد نہیں اسم مشتق ہے۔[15]

پھر لفظ قرآن کے مشتق ہونے میں علماء کے چار گروہ ہیں۔

علماء کی ایک جماعت، جن میں سے امام اشعری بھی ہیں، کا قول ہے کہ لفظ قرآن قَرِنَتِ الشَّيْئُ بِالشَّيْئِ (ایک چیز کا دوسری کے ساتھ مل جانا) سے مشتق ہے چنانچہ قَرْنُ الثَّوْرَيْنِ کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب جوئے میں دو بیلوں کو جوتا جائے اور قَرْنُ الْبَعِيْرَيْنِ کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب دو اونٹوں کو ایک رسی میں باندھ دیا جائے اور اَقْرَنَتِ الثُّرَيَّا اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ بلندی میں ثریا کے ساتھ مخاطب متصل ہو اسی لیے حج و عمرہ کا اکٹھا احرام جب باندھا جائے تو اس کو حج قِرَان کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس میں آیات و سور و کلمات و الفاظ و حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

علماء کی دوسری جماعت کا کہنا ہے، جن میں امام فراء بھی ہیں۔ لفظ قرآن قرائن سے مشتق ہے اور قرائن قرینہ کی جمع ہے جس کا معنی دلیل و برہان ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات قرائن سے (دلائل سے) ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی آیات دلائل و براہین اور صدق و حقانیت میں ایک دوسری کے مشابہ ہیں۔

علماء کی تیسری جماعت کا کہنا ہے، جن میں اِمام اللحیانی ہیں، کہ لفظ قرآن یہ قَرَأَ بمعنی تَلَا سے مصدر ہے اور غُفْرَان کے وزن پر ہے جس کا معنی پڑھنا یا تلاوت کرنا اور ملانا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے {إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ} یعنی "اس (قرآن مجید) کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے"... چنانچہ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ اس کو پڑھا جاتا ہے اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس کی پیروی کی جاتی ہے اور اس کی محبت سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

علماء کی چوتھی جماعت کا کہنا ہے، جن میں امام زجاج ہیں، کہ لفظ قرآن القریٰ سے مشتق ہے اور فعلان کے وزن پر وصف ہے جس کا معنی اَلْجَمْعُ وَالضَّمُّ وَالاِجْتِمَاعُ ہے (جمع کرنا اور ملانا) چنانچہ قَرْئُ الْمَاءِ فِي الْحَوْضِ اس وقت بولا جاتا ہے جب پانی حوض میں جمع ہو جائے اور قُرْئُ الْمَرْأَةِ کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے کہ جب اجْتَمَعَ الدَّمُ فِيْ رِحِمِهَا عورت کے رحم میں خون جمع ہو جائے اور اسی سے لفظ قَرْيَةٌ ہے جو کہ مختلف لوگوں کو جمع کرنے والی جگہ کو کہتے ہیں اور اسی لیے اَقْرَاءٌ (جو کہ القریٰ کی جمع ہے، قافیہ شعر کے مقاصد و انواع اور بحروں کو کہا جاتا ہے کیونکہ قافیہ میں ہر شعر کے آخر میں ایک طرح کے لفظ جمع ہو جاتے ہیں ایک طرح کا ترنم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سابقہ اُمم کے قصص اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی، وعد وعید، ترغیب و ترہیب کو جمع کرنے والی کتاب ہے یا پھر سابقہ کتب کے علوم و فنون و ثمرات کو جمع کرنے والی اگر کوئی اس وقت کتاب ہے تو

وہ قرآن مجید ہے جیسا کہ وَ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْئٍ ، وَتِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْئٍ کے اوصاف اس بات کی غمازی کرتے ہیں یا پھر قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ فی زمانہ انحاء عالم اور اقطار الارض میں پھیلی تمام مخلوق کو اگر ایک اسٹیج ایک محطّۃ پر جمع کرنے والی اگر کوئی کتاب ہے تو وہ قرآن مجید ہے (کیونکہ قرآن مجید میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں ہو سکتا اور جو قرآن مجید میں اختلاف کرتا ہے تو ہمیں اس کا ایمان بھی مختلف فیہ نظر آنا چاہیے۔

اصطلاحی تعریف:

اصطلاحی زبان میں قرآن مجید کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

قرآن کی اصطلاحی تعریف:

"كلام الله المنزّل على خاتم الأنبياء والمرسلين، بوساطة الأمين جبريل عليه السلام، المكتوب في المصاحف، المحفوظ في الصدور، المنقول إلينا بالتواتر، المتعبد بتلاوته" -[16]

ترجمہ: قرآن کریم وہ آسمانی کتاب ہے جو حضرت جبرائیل کے واسطہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی مصاحف میں لکھی ہوئی نقل تواتر کے ذریعے ہم تک پہنچی ہوئی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

چنانچہ جب ہم نے کلام اللہ (اللہ کی کلام) کہا تو اس سے پتہ چلا کہ یہ جن وانس اور فرشتوں کی کلام نہیں بلکہ یہ صرف اللہ جل شانہ کی کلام حقیقی ہے اور جب ہم نے اَلْمُنَزَّلُ (نازل شدہ) کہا تو اس سے اللہ تعالیٰ کی وہ کلام مراد ہوئی جو نازل کی گئی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) نہ کہ وہ کلام مراد ہے جو فرشتوں کے ساتھ کی گئی یا جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اور جب ہم نے علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم پر) کہا تو پتہ چلا کہ یہ وہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی نہ کہ جو موسیٰ علیہ السلام پر تورات کی شکل میں اور عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کی شکل میں اور داؤد علیہ السلام پر زبور کی صورت میں اور ابراہیم علیہ السلام پر صحائف کی صورت میں نازل کی گئی اور جب ہم نے بواسطہ جبریل علیہ السلام (جبریل علیہ السلام کے واسطے سے) کہا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کلام جبریل علیہ السلام کے واسطے سے نبی تک پہنچی (جیسا کہ قرآن مجید میں وضاحت ہے:

﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ .عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴾ [17]

"اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے آپ کے دل پر اُترا ہے کہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

نہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) اپنے پاس سے گھڑا ہے نہ سابقہ کتب سے اقتباس کیا ہے اور نہ ہی کسی بشر سے اس کو سیکھا ہے۔

جیسا کہ بعض مستشرقین کا تخیل ہے اور جب اَلْمَبْدُوْئُ بِسُوْرَۃِ الْفَاتِحَۃِ وَالْمَخْتُوْمُ بِسُوْرَۃِ النَّاسِ کہا(کہ یہ فاتحہ سے شروع ہو کر الناس پر ختم ہوتا ہے)تو پتہ چلا کہ یہی ترتیب ومقدار صحابہ رضی اللہ عنہم کو یاد تھی اس میں کمی نہیں کی گئی اور یہ کہنا بہتان ہے کہ اس قرآن کی 17000 آیتیں تھیں اور جب اَلْمَکْتُوْبُ فِی الْمَصَاحِفِ (مصاحف میں لکھا جاچکا ہے) کہا تو پتہ چلا جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو یاد کیا وہاں اس کو مصاحف میں لکھا وہ مصاحف جن کو مصاحف عثمانیہ کے نام سے مسلمان یاد کرتے ہیں اور جب ہم نے اَلْمُتَعَبَّدُ بِتِلَاوَتِہٖ (اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے) کہا تو پتہ چلا کہ کائنات میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کی تلاوت عبادت متصور کی جائے اور اس کو نماز میں پڑھا جائے [18]

توہین قرآن کی وجوہات

قرآن کی عظمت کا ادراک نہ ہونا

قرآن مجید جو کہ اتنی عظیم کتاب کلام اللہ ہے اس کی عظمت کا ادراق نہ ہو اتوہین قرآن کی ایک بڑی وجہ ہے

﴿لَوۡ أَنزَلۡنَا هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ عَلَىٰ جَبَلٖ لَّرَأَيۡتَهُۥ خَٰشِعٗا مُّتَصَدِّعٗا مِّنۡ خَشۡيَةِ ٱللَّهِۚ وَتِلۡكَ ٱلۡأَمۡثَٰلُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [19]

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

قرآن جو کہ اتنی عظیم کتاب ہے اور اللہ رب العالمین کے کلام کا مجموعہ ہے اس کی عظمت اور فضیلت کا ادراک نہ ہونا توہین قرآن کی ایک وجہ بنتا ہے۔

مسلم اُمہ میں غیر و حمیت کا فقدان

قرآن کریم جس قدر انحطاط کا شکار ہے اسلامی تاریخ میں اس سے قبل ایسی نظیر نہیں ملتی، کبھی امریکہ، روس، فرانس، جرمنی، بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان دنیا کے ہر ملک میں توہین قرآن کا کوئی نہ کوئی واقعہ میڈیا پر نظر آتا رہتا ہے کسی مسلم حکمران اس کو روکنے کی حمیت اور غیرت نہیں ہے دنیا کے اسباب میں ایٹم بم، تجارتی مراکز، زرعی زمینیں، تیل، گیس کے خزانے مسلم امہ کے پاس ہیں لیکن غیر کے فقدان کی یہ حالت ہے کہ قرآن کی توہین کی سازشیں عروج پر ہیں۔

کفار کی اسلام سے نفرت

غیر مسلم ممالک میں توہین قرآن کی اہم وجہ اسلام سے نفرت ہے بچوں کو اسلام کا اصل تشخص نہیں دیا جاتا اسلام کے خلاف ان کے دلوں میں بچپن سے نفرت ڈال کی جاتی ہے جو کہ اپنی جوانی میں ایک دشمنی کی صورت اختیار کر جاتی ہے اور یہ بغض اور حسد قرآن مجید فرقان حمید پر نکالتے ہیں

مسلمانوں کا اخلاقی زوال

مسلمان جو کہ اخلاقی لحاظ سے زوال کا شکار ہیں اور مغربی ممالک جو کہ صرف اخلاقی رویوں کے سبب نظام حکومت چلا رہے ہیں مسلمانوں کے اخلاق اور اطوار کو دیکھ کر اسلام کا تشخص پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کسی مسلم کی طرف سے اخلاقی بد سلوکی ہوتی ہے تو اس کا سارا خمار قرآن مجید کی سر عام توہین کرکے اپنے جگر کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔

اسلام کی دعوت میں رکاوٹ

اسلام کی دعوت جو کہ اپنی قوت کے ساتھ اخلاقی زوال شدہ علاقوں میں پسند کی جارہی ہے روز بہ روز اسلام کا پیغام اپنی وسعت کے ساتھ پھیل رہاہے اور دعوت کو روکنے کے لیے غیر مسلم قرآن کی توہین کرتے ہیں کبھی اس کو جلاتے ہیں اور کبھی اس کے غلط مطالب بیان کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں

قرآن کو رسمی کتاب کے طور پر رکھنا

مسلمان جو کہ قرآن کی تعلیمات سے دوری اختیار کر چکے ہیں اور اس کتاب کے اصل مقصد نظام الٰہی، اصلاح معاشرہ، انسان کی بقاء، معاشی و معاشرتی ترقی اسلامی اصولوں کی روشنی میں سب سے دور ہو چکے ہیں قرآن کو رسمی کتاب کے طور پر صرف تہواروں پر یا شواہد کے طور پر قسمیں کھانے کے لیے فائدہ لے رہیں ہے قرآن کی قدر غیر مسلموں کے نزدیک بھی کم ہوئی اور وہ اس کی توہین کرنے کی کوشش کرتے ہیں

یہود کا اسلام سے بغض

یہود جو کہ یوم اول سے ہی اسلام کے دشمن رہے ہیں اسلام کے خلاف ان کی دشمنی کئی اطراف میں سامنے آتی رہتی ہے جو کبھی قرآن کی توہین کی صورت میں اور کبھی قرآن کے خلاف شکوک وشبہات کی صورت میں واضح ہوتی رہتی ہے

یہودیوں نے مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کو کمزور کرنے اور اسلام پر ان کے یقین کو متزلزل کرنے کیلئے انہوں نے ان کے دلوں میں شکوک پیدا کرنے کے لیے کہنا شروع کیا کہ قرآن میں تورات کی تحریف شدہ تعلیمات کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور قرآن تناقض سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے بعض احکام آپس میں ایک دوسرے کے متضاد ہیں، اس طرح یہ بدگمانیاں اور طعن پھیلانے لگے، اور اپنے ساتھ ملنے جلنے والے مسلمانوں کو دوبارہ کفر کی دعوت دینے لگے[20] اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَہْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ أَنفُسَہُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ[21]

”اہل کتاب کا ایک گروہ اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ وہ تم کو گمراہ کردیں مگر یہ اپنے آپ کے علاوہ کسی کو گمراہ نہیں کررہے اور وہ نہیں جانتے۔“

مسلمانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرنے کی یہودی سازشوں کا ذکر علامہ ابن ہشام رحمہ اللہ نے اپنی سیرت کی کتاب میں بھی کیاہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"سکین اور عدی بن زید کہنے لگے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی بھی بشر پر کچھ نازل کیا ہو۔[22] اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

{ اِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْکَ کَمَا أَوْحَيْنَا إِلٰى نُوحٍ وَالنَّبِيِّيْنَ مِنْم بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلٰى إِبْرَاہِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَأَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَہَارُوْنَ وَسُلَيْمَانَ وَ آتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوْرًا}[23]

"(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس سازش پر عمل کرنے کا پروگرام انہوں نے تیار کیا تھا تاکہ لوگوں میں سے کمزور ایمان والوں کے دلوں میں حق کو باطل کے ساتھ ملا کر شکوک وشبہات پیدا کریں۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ صبح کے وقت اسلام کا اعلان کر دو، اور پھر وہ مسلمانوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے۔ اور جب دن ختم ہونے والا ہوتا تو اپنے دین کی طرف پلٹ جاتے۔ ایسا اس لیے کرتے تاکہ جاہل لوگ کہیں کہ یہ لوگ کوئی تناقض پانے پر اور مسلمانوں کے دین میں عیب ملنے پر اس دین کو چھوڑ گئے ہیں۔"[24]

توہین قرآن کی صورتیں

قرآن مجید کی تعظیم نہ کرنا، کہ کتاب جس مقصد کے لیے نازل ہوئی اس کو اس مقصد کے علاوہ کے لیے استعمال کرنا توہین کی ہی صورت ہے

عدم اطاعت

قرآن کو اپنا پیشوا بنانا، زندگی کے ہر شعبے میں اس سے مدد لینا یہ ہمارا اولین فریضہ ہے

﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ لِلنَّاسِ بِٱلۡحَقِّۖ فَمَنِ ٱهۡتَدَىٰ فَلِنَفۡسِهِۦۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَاۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيۡهِم بِوَكِيلٍ﴾[25]

آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے، پس جو شخص راہ راست پر آجائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں.

اور جو قرآن کی اطاعت سے اعراض کے اس لے لیے فرمایا

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ أَعْمَىٰ﴾ [26]

اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کرکے اٹھائیں گے.

اس سے مراد فی الواقع آنکھوں سے اندھا ہونا ہے یا پھر بصیرت سے محرومی مراد ہے یعنی وہاں اس کو کوئی ایسی دلیل نہیں سوجھے گی جسے پیش کرکے وہ عذاب سے چھوٹ سکے

فرضی قرآن بنانا

قرآن جو کہ ایسی کتاب ہے جس کی مثل اس دنیا میں کوئی نہیں لاسکتا۔ بعض غیر مسلموں نے اس بات کی کوشش کی ناکام کوشش کی مثلاً

"مسیلمہ کذاب" اہل یمامہ میں سے ایک ایسا شخص تھا جس نے قرآن کا مقابلہ کرتے ہوئے اس جیسی آیات بنانے کی ناکام کوشش کی، جس میں تفریحی پہلو زیادہ پایا جاتا ہے، یہاں پر اس کے چند جملے نقل کرنا مناسب ہوگا: سورہ "الذاریات" کے مقابلہ میں یہ جملے پیش کئے:

"وَالمُبذراتِ بذراً والحاصداتِ حَصداً والذَّاريات قَمحاً والطاحناتِ طحناً والعاجناتِ عَجناً والخَابِزاتِ خُبزاً والثارداتِ ثَرداً واللاقماتِ لَقماً إهالة وسَمناً"[27]

"یعنی قسم ہے کسانوں کی، قسم ہے بیج ڈالنے والوں کی، قسم ہے گھاس کو گندم سے جدا کرنے والوں کی اور قسم ہے گندم کو گھاس سے جدا کرنے والوں کی، قسم ہے آٹا گوندھنے والیوں کی اور قسم ہے روٹی پکانے والیوں کی اور قسم ہے تر اور نرم لقمہ اٹھانے والوں کی"!!

یا ضفدع بنت ضفدع، نقیّ ما تنقین، نِصفک فی الماء و نِصفک فِی الطین لا الماء تکدّرین ولا الشارب تمنعین"[28]

"اے مینڈک بنت مینڈک! جو تو چاہے آواز دے! تیرا آدھا حصہ پانی میں اور آدھا کیچڑ میں ہے، تو نہ پانی کو خراب کرتی ہے اور نہ کسی کو پانی پینے سے روکتی ہے"

اخبار میں قرآنی آیات کا لکھنا

روزنامہ اخبارات جس میں قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ لکھا جاتا ہے جس میں لکھنے والا یقیناً اصلاح کی نیت سے کام کرتا ہے جبکہ اس اخبارات کا استعمال معاشرے میں کئی کاموں میں بھی کیا جاتا ہے جیسے آئینہ کو صاف کرنا، گوشت کو پیک کرنا، گفٹ کو پیک کرنا، گھی میں تلنے والی اشیاء کے نیچے رکھنا وغیرہ ایسی صورت میں قرآنی آیات کے لیے یہ توہین کے زمرے میں آتا

ہے اس بات کا نوٹس کئی دفعہ ریاست لے چکی ہے جیسے رکن قومی اسمبلی شیخ صلاح الدین کے سوال کے تحریری جواب میں وزارت اطلاعات کا کہنا تھا کہ 'یہ بات سچ ہے کہ اخبارات اپنے قارئین کی معلومات کے لیے قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں، جو انتہائی قابل مذمت اور قرآن کی بے حرمتی سے متعلق قانون کی خلاف ورزی ہے۔

وزارت اطلاعات نے بتایا کہ پاکستان پینل کوڈ (پی پی سی) کی دفعہ 295بی کے تحت جان بوجھ کر قرآن پاک یا اس کے کچھ حصے کی بے حرمتی کرنے والے کے لیے عمر قید کی سزا مقرر ہے۔

پی پی سی کی دفعہ 295بی کے مطابق 'جو کوئی جان بوجھ کر قرآن پاک یا اس کے کسی حصے کی بے حرمتی یا توہین کرے گا، یا اسے اس انداز سے استعمال کرے گا کہ اس کی توہین ہو یا غیر قانونی مقصد کے کیے استعمال کرے گا تو اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ وزارت مذہبی امور کی درخواست پر پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ (پی آئی ڈی) کی جانب سے آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی (اے پی این ایس)، کاؤنسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز (سی پی این ای) کے صدور اور پاکستان براڈکاسٹرز ایسوسی ایشن (پی بی اے) کے چیئرمین کو لکھے گئے خط میں درخواست کی گئی ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات کی تعظیم کو یقینی بنائیں۔

وزارت اطلاعات کی جانب سے کہا گیا کہ پی آئی ڈی کی جانب سے میڈیا کی تمام نمائندہ تنظیموں کو یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے وہ اپنے تمام ممبران اشاعتی اداروں کو ہدایت کریں کہ وہ اپنے اخبارات میں قرآنی آیات کی تعظیم کو یقینی بنائیں۔[29]

قرآن کو مخلوق قراد دینا

قرآن جو کہ اللہ کا کلام ہے اس کو مخلوق قرار دینا ایک خطرناک فتنہ ہے یہ فتنہ برپا کرنے والا شخص قاضی احمد بن ابو داؤد تھا۔ یہ بڑا عالم فاضل تھا۔ اور معتزلی عقائد کا مالک تھا۔ خلیفہ مامون الرشید کے بہت قریب تھا۔ اس نے خلیفہ مامون کو بتایا کہ قرآن مخلوق ہے۔ اس عقیدے کی اشاعت کی جانی چاہیے اور دراصل یہ اہل یہودیوں کا عقیدہ تھا۔ اسلام سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ اس شخص نے قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ بشر مدلیسی سے لیا تھا۔ بشر مدلیسی نے جہم بن صفوان سے، جہم بن صفوان نے جعد بن درہم سے، جعد بن درہم نے ربان بن سمعان سے اور ربان بن سمعان نے لبید بن اعصم یہودی کے بھانجے طالوت سے سیکھا تھا۔ یہ لبید بن اعصم وہی یہودی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرایا تھا، یہ تورات کے مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا۔ طالوت بد دین اور زندیق تھا۔ سب سے پہلے اس نے اس موضوع پر کتاب لکھی تھی۔

قاضی احمد کی بات مان کر خلیفہ نے سن 218 ہجری میں پورے عالم اسلام میں سرکاری حکم جاری کر دیا کہ ہر مقام کا امیر اور حاکم اپنے ہاں کے علماء سے اس کا اقرار لے۔ کوئی انکار کرے تو اسے گرفتار کر کے خلیفہ کے دربار میں بھیج دے۔

بغداد کے پولیس آفیسر اسحاق بن ابراہیم کو یہ حکم پہنچا۔ اس نے وہاں کے علماء کو بلا لیا۔ ان میں امام احمد بن حنبل بھی تھے۔ ان کے سامنے مامون کا حکم سنایا گیا اور کہا گیا "سب لوگ اقرار کریں کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے"۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فوراً کہا" قرآن اللہ کا کلام ہے۔"

آپ کے ساتھ تین اور محدثین نے بھی قرآن کو مخلوق ماننے سے انکار کیا۔ اسحاق بن ابراہیم نے انہیں قید میں ڈال دیا۔ دوسرے دن اس نے چاروں کو جیل سے نکلوایا اور کہا اقرار کرلو کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے۔

ان میں سے ایک نے اقرار کر لیا۔ امام صاحب اور ان کے باقی دو ساتھیوں کو پھر جیل میں ڈال دیا گیا۔ تیسرے دن اس نے تینوں کو بلا کر پھر اقرار کروانا چاہا۔ آج بھی ان میں سے ایک نے اقرار کر لیا۔ اب امام صاحب کے ساتھ صرف ایک ساتھی رہ گئے۔ ساتھی کا نام محمد بن نوح تھا۔ ان دونوں کو حالتِ قید ہی میں طرسوس روانہ کر دیا گیا۔ محمد بن نوح طرسوس کے راستے میں انتقال کر گئے۔ امام احمد بن حنبل نے ان کی تجہیز و تکفین کی۔

ایسے حالات میں ایک دن مامون کا ایک درباری روتا ہو آپ کے پاس آیا اور بولا "ابو عبد اللہ! معاملہ بہت سخت ہے۔ مامون نے تلوار نیام سے نکال لی ہے اور قسم کھا کر کہہ رہا ہے' اگر احمد نے خلقِ قرآن کا اقرار نہ کیا تو میں اس تلوار سے اس کی گردن اڑادوں گا"۔

یہ سن کر امام احمد بن حنبل نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیک دیا اور آسمان کی طرف دیکھا پھر بولے

> اے اللہ! اس فاجر کو تیرے حلم نے اتنا مغرور کر دیا ہے کہ اب وہ تیرے دوستوں پر بھی ہاتھ اُٹھانے سے باز نہیں آرہا... اے اللہ! اگر قرآن تیرا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے تو مجھے اس پر ثابت قدم رکھ... اور میں اس کے لئے ساری مشقیں برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

یہ دُعا ابھی ختم ہوئی ہی تھی کہ رات کے آخری حصے میں مامون کی موت کی خبر آگئی۔ حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں مجھے یہ خبر سن کر بہت خوشی ہوئی... لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ معتصم کو خلیفہ بنایا گیا ہے اور محمد بن ابی دائود اس کا وزیر مقرر ہوا ہے تو صورتِ حال اور زیادہ خوفناک محسوس ہونے لگی۔

خلیفہ مامون کے بعد معتصم خلیفہ بنا تھا۔ مامون نے اس بارے میں اسے تاکید کی تھی کہ علماء سے یہ مسئلہ منوایا جائے۔ اس نے خلیفہ بنتے ہی حکم دیا کہ ان علماء کو پیش کیا جائے۔

امام صاحب اور ان کے ساتھیوں کو جیل خانے میں ڈال گیا۔ اس حالت میں بھی ان کی بیڑیاں نہ کھولی گئیں۔ امام صاحب بیڑیوں میں رہ کر قیدیوں کی امامت کراتے رہے۔ امام صاحب کو جیل سے نکال کر بھرے دربار میں پیش کیا جاتا۔ معتصم قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں بحث کرتا۔ جب آپ نہ مانتے تو جیل میں بھجوا دیتا۔ آخر اس نے ایک دن کہا "اگر

آپ نہیں مانیں گے تو پھر آپ کو کوڑے لگوائے جائیں گے۔ المختصر معاملات چلتے رہے اور سزائیں اور مناظرے جاری رہے معتصم کے بعد واثق اور واثق کے بعد متوکل خلیفہ ہوا۔ اس نے اس فتنے کو ختم کیا اور علماء کو ہدایت کی درس و تدریس کی مجلس قائم کیں اور معتزلہ اور اس جیسے دوسرے فرقوں کا رد کریں۔[30]

قرآن میں معنوی تحریف کرنا

قرآن میں موجود معجزات کا انکار کرنا بھی قرآن کی توہین ہے جیسے معجزات کا انکار، فرشتوں کا انکار کرنا بھی قرآن کی معنوی توہین ہے جو حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس کو ایسے ہی نافذ ہونا چاہئے۔

قرآن کو توہین نیت سے جلانا

قرآن کریم کو تلف کرنے کے علاوہ توہین کی نیت سے جلانا یا قرآنی اوراق کو نعوذ باللہ گندگی میں پھینکنا بھی توہین قرآن میں شامل ہے۔

خلاصہ بحث

یہ تحقیق قرآن پاک کی توہین کے اسباب، وجوہات اور صورتوں کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتی ہے اور اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ قرآن پاک کی صحیح سمجھ بوجھ اور اس کا احترام کرنے سے توہین کے واقعات میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔ تحقیق میں پالیسی سازوں، معلمین اور مذہبی رہنماؤں کے لیے تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ وہ قرآن پاک کے تقدس کو فروغ دینے اور اس کی توہین کو روکنے کے لیے باہمی تعاون سے کام کریں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

[1]اصفہانی، امام راغب، مفردات القرآن، اسلامی اکیڈمی لاہور، ج2، ص 251

[2]کتاب العین، أبو عبد الرحمن الخليل بن أحمد بن عمرو بن تميم ، دار ومکتبہ الھلال، ص92/4

[3]ایضاً، ص92

[4]انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرینالوجی، کرسچن سٹڈی سنٹر راولپنڈی، 2001، ص:45

[5]قومی انگریزی اردو لغت، سن وطبع ندادر، ناشر، فیروز سنز لاہور، ص198/4

[6]آل عمران139:3

[7]سورۃ آل عمران146:3

[8]سورۃ النساء4:104

[9]سورۃ الانفال:18

[10]سورۃ مریم19:4

[11]سورۃ العنکبوت29:41

[12]سورۃ لقمان31:14

[13]سورۃ الحج22:18

[14]سورۃ محمد47:35

[15]المفردات فی غریب القرآن، امام راغب اصفہانی، مکتبہ قاسمیہ لاہور، من اشاعت 1963، ص482

[16]بكري شيخ أمين، التعبير الفني في القرآن، دار الشروق، بيروت، 1399ه، ص11

[17]الشعراء، 26:194، 193

[18] الزركشي، بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر ،البرهان في علوم القرآن، الطبعة: الأولى، 1376 ه-- 1957م ،1/278،

[19]الحشر59:21

[20]اجواد علی، تاریخ العرب قبل الاسلام، دار الشروق، بیروت، 6/134۔

[21]آل عمران3:69

[22]سیرۃ ابن ہشام:2/596

[23]النساء4:163

[24]حافظ عماد الدین ابن کثیر شافعی دمشقیؒ، تفسیر ابن کثیر 1/273

25الزمر39:41

26طٰہٰ20:124

[27]الرافعی، مصطفیٰ صادق، اعجاز القرآن رافعی، دار الکتب العربی، بیروت لبنان، ص3

[28] نجفی، سید صفدر حسین، تفسیر نمونہ، مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان، 1/13

[29]https://www.dawnnews.tv/news/10416503 3دسمبر2023ء

[30]https://forum.mohaddis.com/threads/